رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

شانِ صحابہ

4-October-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: یَاۤ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِالدُّنْیَا یعنی اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جلد نَجات پانے والا وہ شخص ہو گا، جس نے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

1 ۔۔۔فردوس الاخبار، ۲/۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا I ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا I صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا I اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کا جذبۂ اِیثار

مکتبۃ المدینہ کی 2 جلدوں پر مشتمل کتاب "**عیون الحکایات**" جس میں نصیحت بھرے واقعات ہیں، اس کی جلد اوّل، صفحہ نمبر 73 پر حکایت نمبر 17 ہے:

حضرت سَیِّدُنا ابُو جَہم بن حُذَیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: غزوۂ یَرمُوک کے دن میں اپنے چچازاد بھائی کو تلاش کر رہا تھا، میرے پاس ایک بَرتن میں اِتنا پانی تھا کہ جو ایک شخص کو سیراب کر دیتا۔ میں نے

سوچا کہ اگر اُن میں تھوڑی سی بھی جان باقی ہوگی تو میں اُنہیں یہ پانی پلاؤں گا اور اِس سے اُن کے چہرے کو صاف کروں گا۔ میں جُونہی اُن کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ خُون میں لَت پَت تھے، میں نے اُن سے پُوچھا: کیا میں آپ کو پانی پلاؤں؟ اُنہوں نے اِشارے سے کہا: ہاں، اِتنے میں اچانک کسی کے کَراہنے کی آواز آئی۔ میرے چچازاد بھائی نے کہا: یہ پانی اُن کے پاس لے جاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہ حضرت سَیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بھائی حضرت سَیِّدُنا ہِشام بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ میں ان کے پاس پہنچا اور اُن سے کہا لیجئے! میں آپ کو پانی پِلاتا ہوں، اتنے میں اُنہوں نے بھی ایک زَخمی کو کَراہتے ہوئے سُنا اور اِشارے سے فرمایا کہ یہ پانی اُن کے پاس لے جاؤ۔ میں اُن کے پاس پہنچا تو وہ جامِ شہادت نوش فرما چکے تھے۔ پھر میں واپس حضرت سَیِّدُنا ہِشام بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آیا تو وہ بھی اپنے خالقِ حقیقی کی بارگاہ میں جاچکے تھے۔ پھر میں اپنے چچازاد بھائی کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ بھی شہید ہوچکے ہیں۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان وشوکت بھی کس قدر اَرْفَع و اَعْلٰی تھی، باوُجود یہ کہ زَخموں سے بدن چُور چُور ہیں، پیاس کی شِدَّت بھی اپنے عُروج پر ہے، مگر قُربان جایئے! اِن نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کے جَذبۂ اِیثار پر! اِس عالَم میں بھی دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تکالیف کا اِس قدر اِحساس تھا کہ اپنی پیاس کو قُربان کردیا۔ ذرا غور کیجئے کہ ایسے ہوش اُڑا دینے والی حالت میں کہ جب عقل بھی کام کرنا چھوڑ دیتی ہے اور ہر شَخْص کو صِرف اپنی ہی فکر ہوتی ہے، مگر ان حضرات کو اپنی جان بچانے کی بجائے دوسروں کی فِکْر ستائے جارہی ہے کہ اگر میں پی لوں گا تو میرا مُسلمان بھائی پیاسا رہ جائے گا۔ بِلا شُبہ یہ اُن کی عُمدہ تعلیم و تَرْبِیَت، بُلند پایہ ہمّت اور اللہ کریم اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کامل مَحبَّت

1 . . . عیون الحکایات جلد 1 ص 73

کا نتیجہ تھا، اُن کی اِنہی اَعلیٰ صِفات کی وجہ سے صَدیاں گُزر جانے کے باوُجود آج بھی رُشد و ہدایت کے اِن روشن سِتاروں کا ذِکرِ خَیر مسلمانوں کو دلی تسکین پہنچاتا ہے اور اُن کی شان وعظمت کے نَغْموں کی گُونج ہر سُو سُنائی دیتی ہے۔ آیئے! اب یہ بھی سُن لیجئے کہ ''صَحابی'' کہتے کسے ہیں،

صحابی کی تعریف

حضرت علّامہ حافِظ اِبْنِ حَجَر عَسقَلانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن خُوش نصیبوں نے حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان ہی پر اُن کا خاتِمہ ہوا۔ اُن خُوش نصیبوں کو صَحابی کہتے ہیں۔[1] ان صَحابیوں کی تعداد ایک لاکھ سے زِیادہ ہے۔ روایت ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں تقریباً ایک لاکھ چودہ ہزار (14,000) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ حج کے لیے مکۂ مکرمہ میں جمع ہوئے اور بعض دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حِجَّۃُ الْوِداع میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجمعِین کی تَعْداد تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) تھی۔ (زرقانی ج۳، ص۱۰۶ و مدارج، ج۲، ص۳۸۷، از کراماتِ صحابہ، ص۵۱) تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نام معلوم نہیں ہیں اور جن کے نام معلوم ہیں (ان کی تعداد) سات ہزار (7000) ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۰۰) (تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں) خُلَفائے اَرْبعہ (یعنی سیدنا صدیقِ اکبر، سیدنا فاروقِ اعظم، سیدنا عثمانِ غنی اور سیدنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجمعِین) کے بعد بقیہ عشرۂ مُبَشَّرہ (حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ 10 اصحاب جن کے جنّتی ہونے کی دنیا میں خبر دے دی گئی انہیں ''عشرۂ مبشرہ'' کہتے ہیں۔)، حضراتِ حَسنَین (یعنی حضرت اِمام حسن اور حضرت اِمامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما)، اَصحابِ بدر اور اَصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لیے اَفْضَلِیَّت

1 ۔۔۔ فتح الباری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضائل اصحاب النبی ...الخ، ۳/۸-۴ مفہوماً

14 اکتوبر کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

ہے اور یہ سب (یعنی تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) قطعی (یقینی) جنّتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ص ۲۴۹) قرآنِ کریم میں جابجا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اچھے عمل، اچھے اَخلاق اور اچھے اِیمان کا تذکرہ ہے اور اُنہیں دُنیا ہی میں مغفرت و بخشش اور اِنعاماتِ اُخروی کی خُوشخبری سُنادی گئی۔ غور کیجئے! جن کی اچھی خوبیوں کی خُود اللہ کریم تعریف فرمائے، اُن کی عظمت و بُلندی کا اَندازہ کون لگا سکتا ہے۔ آیئے! اُن پاک ہستیوں کے بارے میں قرآنِ پاک کی چند آیات سُنتے ہیں، تاکہ ہمارے دِلوں میں بھی اُن کی عظمت وعقیدت مزید اُجاگر ہو جائے۔ چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 4 میں اِرشادِ بارہے:

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌۚ(۴) (پ ۹، الانفال: ۴)

ترجمۂ کنز العرفان: یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔

پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ آیت نمبر 100 میں اِرشاد ہوتا ہے:

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۰۰) (پ ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰)

ترجمۂ کنز العرفان: ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 218 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۱۸) (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۸)

ترجمۂ کنزالعرفان: وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ طیّبہ سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے کہ محبوبِ ربّ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن بہت زیادہ بلند عزت و شان کے مالک تھے کہ جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ کریم اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کے حُصول اور دِینِ اسلام کی سَربُلندی کے لئے وَقْف کر رکھی تھیں، اِن مردانِ عرب نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شانہ بَشانہ رہ کر دِین کو زندہ کرنے کی خاطر ایسی ایسی قُربانیاں پیش کیں کہ جنہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا، اللہ کریم نے انہیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمت گُزاری کے طُفیل نہ صِرف اپنی بخشش و رِضامندی اور جنّت کی حقداری وغیرہ جیسے عظیمُ الشّان اِنعامات سے نوازا بلکہ اُنہیں ملنے والی عطاؤں اور نوازشوں کا اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر تذکرہ بھی اِرشاد فرمایا تاکہ تاقیامت آنے والے مُسلمانوں کے دِلوں میں ان کی شان و عظمت مزید مضبوط ہو جائے۔ آیاتِ قُرآنیہ کے علاوہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنے لَبہائے مُبارکہ سے کبھی تو بِالعُموم تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فَضائل بیان فرمائے اور کبھی نام لے لے کر ان کی شان و عظمت اور مقام و مرتبے کو اُجاگر فرمایا۔ چُنانچہ

نیکوکار ہستیاں

حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سُلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَکْرِمُوا اَصْحَابِي فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ[1] یعنی میرے صحابہ (رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک ترین لوگ ہیں۔ مزید فرمایا: "خَيْرُ اُمَّتِي اَلْقَرْنُ الَّذِيْنَ

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲

14 اکتوبر کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

یَلُوۡنِیۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ[1] یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے ہیں (یعنی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن) پھر اُن کے بعد کے لوگ ہیں (یعنی تبعِ تابعین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن)۔"

بعض وہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان بھی ہیں جن کے نُمایاں کارناموں کی وجہ سے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی شان و عظمت نام لے کر کچھ اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ابُو بکر میری اُمَّت کے سب سے زِیادہ نَرم دل اور رَحم دل شخص ہیں، عمر بن خَطاب میری اُمَّت کے بہترین اور سب سے زیادہ اِنْصاف کرنے والے شخص ہیں، عثمان بن عَفّان میری اُمَّت کے سب سے زِیادہ باحَیا اور عزت والے ہیں، علی بن ابی طالب میری اُمَّت کے عقلمند اور سب سے زِیادہ بہادُر شخص ہیں، عبدُ اللہ بن مَسْعُود میری اُمَّت کے نیک اور اَمانت دار شخص ہیں، ابُوذَر اس اُمَّت کے سب سے زِیادہ زاہد (دنیا سے بے رغبت) اور سچے انسان ہیں، ابُودَرْدَہ میری اُمّت کے سب سے زِیادہ عِبادت گُزار اور مُتَّقی شخص ہیں اور مُعاوِیہ بن سُفیان میری اُمَّت کے سب سے زِیادہ بُردبار اور سخی آدمی ہیں۔ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن)۔ (کنز العمال، ج۷ ص:۳۴۴، حدیث:۳۳۶۶۶) مزید فرمایا: میں اَہلِ عرب میں سے سب سے پہلے جنَّت میں داخل ہونے والا ہوں، سَلْمان اَہلِ فارس میں سے سب سے پہلے جنَّت میں داخل ہونے والے ہیں، صُہَیب، رُومیوں میں سے سب سے پہلے جنَّت میں داخل ہونے والے ہیں اور بِلال، اَہلِ حَبْشَہ میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن)۔ (کنز العمال، ج۷ ص:۳۴۴، حدیث:۳۳۶۷۲) میرے سب صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن) میرے نزدیک عزت دار اور محبوب ہیں، اگرچہ وہ حبشی غُلام ہو۔

(کنز العمال، ج۷ ص:۳۴۵، حدیث:۳۳۶۷۴)

---

1 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل الصحابہ ...الخ، ص، حدیث: ۲۵۳۵

14 اکتوبر کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

ہدایت کے چشم و چراغ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ! مَولائے کُل، فَخرِ رُسُل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کی کیسی شان و عظمت بیان فرمائی اور خُود آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت یہ ہے کہ میری اُمَّت میرے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن) کی خُوب خُوب تعظیم و توقیر کرے ۔لہٰذا ہمیں بھی تمام صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان سے سچی مَحبّت رکھنی چاہیے اوران کی سیرت و کردار پر عمل کرتے ہوئے، اپنی زندگی بَسر کرنی چاہئے، کیونکہ یہی راہِ ہدایت کے وہ روشن سِتارے ہیں، جن کے بارے میں مَدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِاَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ [1] یعنی میرے صحابہ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن) سِتاروں کی مانند ہیں، تم اِن میں سے جس کی بھی اِقْتدا کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔“

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! کیسی نَفیس تشبیہ ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دُوسری حدیث میں اپنے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کو کَشْتیِ نُوح فرمایا، سَمُندر کا مُسافر کَشْتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رَہبری کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رَہنمائی پر ہی سَمُندر میں چلتے ہیں۔اِس طرح اُمّتِ مُسْلِمہ اپنی اِیمانی زِندگی میں اَہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کے بھی مُحتاج ہیں اور صحابۂ کِبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کے بھی حاجت مند، اُمّت کے لئے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کی اِقْتداء میں ہی اِھْتِداء یعنی ہدایت ہے۔ [2]

1...مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۸

2...مرآۃ المناجیح، ۸/۱۷۹

www.dawateislami.net

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار، اَصحابِ حُضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عِترت رَسُوْلُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک کام "بعدِ فجر مدنی حلقہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سچی محبت بڑھانے اور ان مبارک ہستیوں کی شان و عظمت پہچاننے کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت عام کیجئے اور 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**بعدِ فجر مَدَنی حَلْقہ**" بھی ہے۔ جس میں 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُ العرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور شَجْرہ قادِریہ، رَضویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ بعدِ فجر مدنی حلقے کی برکت سے مسجد آباد رہتی ہے، تلاوتِ قرآن سُننے کا موقع ملتا ہے، مختلف موضوعات پر علمِ دِین کے رنگ برنگے مدنی پھول چُننے کو ملتے ہیں، قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کے متعلق سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ** یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے جس نے قُرآن سِیکھا اور دُوسروں کو سِکھایا۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷) آیئے! بطورِ ترغیب بعدِ فجر مدنی حلقے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

مدنی بہار

www.dawateislami.net

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر ہالٹ کے ایک اسلامی بھائی ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ میں عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ کراچی میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں شریک تھے اور نمازِ فجر کے بعد معتکفین اسلامی بھائی شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیدار کی برکتیں لُوٹ رہے تھے۔ اعتکاف کے جدول کے مطابق اس دوران شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھا جانے لگا تو وہ اسلامی بھائی پہلی صف میں آکر بیٹھ گئے۔ سب اسلامی بھائی مل کر بلند آواز سے شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ کے منظوم دعائیہ اشعار پڑھ رہے تھے جب سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر مبارک آیا تو انہوں نے اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اچانک ان پر غنودگی طاری ہوگئی، سر کی آنکھیں کیا بند ہوئیں ان کے دل کی آنکھیں کھل گئیں۔ انہوں نے دیکھا کہ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ شجرہ شریف پڑھنے والے تمام اسلامی بھائی سنہری جالیوں کے سامنے حاضر ہیں۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں اپنے عشاق کو شربتِ دیدار پلا رہے ہیں۔ حاضرین شجرۂ عالیہ کے دُعائیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے دست پر انوار بلند کئے ان دعائیہ اشعار پر آمین فرمارہے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے مثل کرداراور پاکیزہ اَطوار، اُمّت کی اِصلاح وتربِیَت کے حوالے سے بہت اَہمِیَّت کے حامل ہیں، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے "مِثْلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ یعنی میرے صحابہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن) کی مثال میری اُمّت میں کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک کے دُرُست

نہیں ہوتا۔“[1] یعنی جیسے نمک ہوتا ہے تھوڑا، مگر سارے کھانے کو دُرُست کردیتا ہے، ایسے ہی میرے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن) میری اُمّت میں ہیں تھوڑے، مگر سب کی اِصلاح اِنہی کے ذریعے سے ہے۔ ریل کا پہلا ڈبّہ جو اِنجن سے مُتَّصِل ہے، وہ ساری ریل کو اِنجن کا فَیض پہنچاتا ہے اِنجن سے وہ کھنچتا ہے اور سارے ڈبّے اُس کے ذریعے کھنچتے ہیں۔[2]

صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی عظمت وفضیلت

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مَوقَع پر صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی عظمت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے، ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص راہِ راست پر چلنا چاہے، اُسے چاہیے کہ وہ اُن لوگوں کے راستے پر چلے اور اُن کی پیروی کرے، جو اِس جہاں سے گُزر گئے، وہ لوگ کہ جن پر ابھی موت طاری نہ ہوئی اُن کے بارے میں یہ اندیشہ مَوجود ہے کہ وہ دِین میں کسی فتنے میں مبتلا ہوجائیں اور یہ لوگ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان ہیں۔ یہ حضرات اُمّت میں سب سے زِیادہ اَفضل ہیں، ساری اُمَّت میں سب سے زِیادہ اُن کے دل نیکوکار، اُن کا عِلْم سب سے زیادہ گہرا اور اُن کے اَعمال بناوٹ و نمائش سے خالی ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں اللہ کریم نے اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی صُحبت اور خِدمتِ دِین کے لیے چُنا تو اُن کا فَضْل وکمال پہچانو، اُن کے آثار و طریقوں کی پیروی کرو، جس قدر مُمکن ہوسکے اُن کے اَخلاق اور اُن کی سیرت اختیار کرو کہ بے شک یہ لوگ دُرُست راستے پر قائم تھے۔[3]

1…شرح السُّنة، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة، ۷/۷۶، حدیث:۳۸۶۳

2…مرآۃ المناجیح، ۸/۱۷۸

3…مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۷، حدیث:۱۹۳

14 اکتوبر کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ! حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیسے خُوبصورت اَنداز میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت واَہمیّت کے مُتَعلِّق مدنی پُھول ارشاد فرمائے۔ یقیناً حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تربیت یافتہ ہر ایک صحابی رُشد و ہدایت کا سَر چشمہ ہے۔ کیونکہ پُوری اُمَّت میں صرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی کو تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قُربت وصُحبت سے فیضیاب (فَیْض۔یاب) ہونے کا شرف حاصل ہوا اور اسی وجہ سے انہیں ایسی عَظَمت و شرافت نصیب ہوئی جو کسی غَیرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ چُنانچہ سُلطانِ عَرَب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تمہارا پہاڑ بھر سونا خَیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خَیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔" (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳)

حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: یعنی میرا صحابی قریباً سَوا سیر جَو خَیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مُسلمان خواہ غَوث و قُطب ہو یا عام مُسلمان، پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی اور قَبولیّت میں صَحابی کے سَوا سیر کو نہیں پہنچ سکتا، یہ ہی حال روزہ، نماز اور ساری عبادات کا ہے۔ جب مسجدِ نَبوِی کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے پچاس ہزار (50,000) گُنا (زیادہ ثواب والی) ہے، تو جنہوں نے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پُوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا؟ (1)

1… مرآۃ المناجیح، ۸/۳۳۴، ملتقطاً

مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فیض سے فیضیاب ہونے اور اپنے سینے کو محبتِ صحابہ سے سرشار کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر سنتوں کی خدمت میں مشغول ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ ان میں سے ایک **"مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ"** بھی ہے جس کا بنیادی مقصد سُنّی علمائے کرام و مشائخ عظام مثلاً ائمۂ مساجد، خطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مدنی کاموں میں ان کی مدد حاصل کرنا، ان کی دعائیں لینا اور سُنّی جامعات و مدارس میں مدنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے، مختلف تربیتی اجتماعات میں سُنّی جامعات و مدارس کے طلبۂ کرام کی شرکت کروانا اور ان کے لئے مناسب خیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔ اللہ پاک **"مجلسِ رابطہ بالعلما والمشائخ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے سچی پکی وابستگی نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی مُسلمان کی بڑی سے بڑی نیکی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی چھوٹی سی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی کتنا ہی بڑا ولی، غوث اور قُطب بن جائے اور اس کی ذات سے بکثرت کرامات کا صُدُور بھی ہوتا رہے، لیکن وہ پھر بھی کسی صحابی کے مَقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ شَیْخُ الْحدیث حضرت علامہ مُفتی عبدُ المصطفےٰ اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام عُلَماءِ اُمّت واکابِرِ اُمَّت کا اِس مَسْئَلہ پر اِتّفاق ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم "اَفْضَلُ الْاَوْلِیاء" ہیں یعنی قِیامت تک

14 اکتوبر کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

کے تمام اَوْلیاء اگرچہ وہ دَرَجۂ وِلایت کی بُلند تَرین منزل پر فائز ہو جائیں، مگر ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَمْعِ نُبُوَّت کے پروانوں کو مَرتبۂ وِلایت کا وہ بُلند و بالا مَقام عطا فرمایا ہے اَور اُن مُقَدَّس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کرامتوں سے سر فراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اَوْلیاء (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین) کے لیے اِس مِعْراجِ کمال کا تَصَوُّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے اِس قدر زِیادہ کرامتوں کا صُدور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین) سے کرامتیں مَنْقول ہیں، لیکن واضح رہے کہ کَثْرتِ کرامت افضلیتِ وِلایت کی دلیل نہیں، کیونکہ وِلایت دَر حقیقت قُربِ الٰہی کا نام ہے۔ قُربِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہو گا، اُسی قدر اس کی ولایت کا درجہ بُلند سے بُلند تر ہو گا۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم چونکہ نگاہِ نُبُوَّت کے اَنوار اور فَیضانِ رسالت کے فُیوض و بَرَکات سے مُسْتَفِیض (فائدہ اٹھانے والے) ہیں، اِس لیے بارگاہِ خُداوَندی میں اُن بزرگوں کو جو قُرب و تَقَرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوْلیاءُ اللہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین) کو حاصل نہیں۔ اگرچہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بہت کم کرامتیں صادِر (جاری) ہوئیں، لیکن پھر بھی صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا دَرَجۂ وِلایت دوسرے اَولیائے کرام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین) سے بہت زیادہ اَفْضل و اَعْلٰی اور بُلند و بالا ہے۔ (کراماتِ صحابہ، ص۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مَقام و مرتبے تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اِنہی مُبارک ہستیوں نے دین کی سر بُلندی کیلئے اپنی جانی و مالی قُربانیاں پیش کیں، دِینِ اسلام کی ترویج و اِشاعت کیلئے گھر بار چھوڑ کر سفر کی مُشکلات میں کبھی صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم مُسلمان ہیں، ہمارے ہاتھوں میں قرآنِ کریم کی صُورت میں

اَحکامِ اِلٰہی اور اَحادیثِ کریمہ کی صُورت میں فرامینِ نَبوی بھی اِنہی مُقدّس ہستیوں کی شب وروز کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ان احسان کرنے والوں کی مَحَبَّت وعظمت کو اپنے دل میں بسائیں، ان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زِندگی بسر کریں، ان کی تھوڑی سی بے اَدَبی وگُستاخی اور طَعْن وتَشْنِیع سے بھی باز رہیں اور ہمیشہ ان کا ذِکرِ خَیر کرتے رہیں۔ عُلَما فرماتے ہیں: ان (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کا جب (بھی) ذِکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت: ۱/۲۵۲)

یاد رکھئے! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا وخُوشنودی حاصل کرنے کیلئے صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت کا دعویٰ ہی کافی نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اَدب واِحترام بھی ضروری ہے ورنہ ان حضرات کی بُرائی کرنا نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ

حضرت علّامہ یُوسف بن اسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابُو علی قطان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک حکایت بیان فرماتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کَرخ کی جامع مسجد شرقیہ میں داخل ہوا، میں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ دو آدمی اور بھی تھے، جنہیں میں نہیں جانتا تھا، میں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمت میں سلام عرض کیا، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ پر شب وروز اتنی اتنی مرتبہ دُرُود وسلام بھیجتا ہوں اور آپ نے مجھے جوابِ سلام سے مَحروم فرما دیا؟ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم مجھ پر تو دُرُود بھیجتے ہو اور میرے صحابہ پر طَعْن وتَشْنِیع کرتے ہو۔ میں نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ کے دَستِ اَقدس پر توبہ کرتا ہوں، آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (سلام کے جواب میں ارشاد) فرمایا: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔(سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیماورد من لطائف المرائی...الخ، اللطیفۃ الخامسۃ والعشرون بعد المائۃ، ص ۱۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راہِ ہدایت کے دَرَخْشَنْدہ ستارے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! ہمیں نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھتے ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک پر دُرُود شریف کی کثرت کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بھی مَحَبَّت رکھنی چاہیے، معاذاللہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے تو بے پناہ عِشْق و مَحَبَّت کا اِظْہار ہو اور باقی اَصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین کے لئے دل میں عَداوت دشمنی بھری ہو اگر ایسا ہوا تو اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لَعنت ہو گی۔ جیسا کہ

لَعْنتِ خُداوندی کا مُسْتَحِق

حضرت عُوَیم بن سَاعِدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ خُوشبودار ہے: "بے شک اللہ کریم نے مجھے مُنْتَخَب فرمایا اور میرے لئے میرے اَصحاب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین) کو پسند فرمایا، پھر ان میں سے میرے وزیر، مددگار اور رِشتے دار بنائے، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ پس جو انہیں گالی دے گا، اس پر اللہ پاک، اس کے فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت ہے، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، روزِ قیامت اللہ پاک نہ اس کا کوئی فَرض قبول فرمائے گا نہ نَفل۔" (الصواعق المحرقہ، ص ۴)

www.dawateislami.net

مزید فرمایا: میرے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین) کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہو ”میرے بعد انہیں (اپنی تہمتوں اور بُری باتوں کا) نشانہ مَت بنانا، پس جس نے ان سے مَحَبَّت کی، تو اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے ان سے بُغْض رکھا تو اس نے (دَرحقیقت) مجھ سے بُغْض کی وَجہ سے ایسا کیا، جس نے انہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ کریم کو اَذِیَّت دی اور جو اللہ کریم کو اِیذا دے، عنقریب اللہ کریم اس کی پکڑ فرمائے گا۔ (مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: وَمَنْ اَسَاءَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ کَانَ مُخَالِفاً لِسُنَّتِیْ جس نے میرے اَصحاب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین) کے مُتعلِّق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا وَمَاْوَاہُ النَّارُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور اس کا ٹِھکانا آگ ہے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔ (الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم... الخ، ۱/ ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے بُغْض رکھنے والے بحکمِ حدیث، اللہ کریم، فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت کے حقدار ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گُستاخی کرنے والے اور ان کی صحبت میں بیٹھنے والے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی مَول کر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں اور مرتے وَقْت انہیں کلمہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ چنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”شَرحُ الصُّدُور“ صفحہ نمبر 98 پر ہے:

حضرت سَیِّدُنا عبدُالرحمٰن مُحارِبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آدمی کو وقتِ وفات کلمہ پڑھنے کی تلقین کی گئی تو اس نے کہا: میں نہیں پڑھ سکتا کیونکہ میرا اُٹھنا بیٹھنا ایسے بُرے لوگوں کے ساتھ تھا جو مجھے حضرت سَیِّدُنا ابُو بکر و حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما کو بُرا بھلا کہنے کا کہتے تھے۔ (تاریخ ابن

عساکر، عبداللہ ویقال عتیق بن عثمان، ۳۰/۴۰۳، رقم: ۳۳۹۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ شَیخینِ کریمین یعنی سَیِّدُنا صدیق وفارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان میں گُستاخی کرنے والوں کی صُحبت کا یہ وَبال ہوا کہ اس شَخص کو مرتے وَقْت کلمہ نصیب نہیں ہوا۔

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ حضرت سَیِّدُنا صِدِّیق اَکبر و فارُوقِ اَعظم اور تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے گُستاخوں سے دُور رہتے ہوئے عاشقانِ رسول و مُحبانِ صحابہ و اہلبیت و اَوْلیا کی صُحبت اِختیار کریں، ان عظیم ہستیوں کی اُلفت کا چراغ اپنے دل میں روشن کرکے دونوں جہاں کی بھلائیوں کے حَقْدار بن جائیں۔ اللہ پاک کے نیک بندوں کی مَحبّت قَبْر و حشر میں بے حد کار آمد ہے۔ چُنانچہ

صحابہ کا وسیلہ قبر میں کام آگیا:

مفسرِ قرآن حضرت سَیِّدُنا ابو القاسم بن ہِبَۃُ اللہ بن سَلامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارے ایک استادِ محترم کے ایک شاگرد نے وفات پائی تو استاد صاحب نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: مجھے بخش دیا گیا ہے۔ استاد صاحب نے دریافت فرمایا: نکیرین کے ساتھ کیسی گزری؟ اس نے کہا: استاد صاحب! جب نکیرین نے مجھے بٹھا کر پوچھا کہ تمہارا ربّ کون ہے اور تمہارے نبی کون ہیں؟ تو اللہ پاک نے مجھے الہام فرمایا (یعنی میرے دل میں یہ بات ڈالی) کہ میں ان سے کہوں: حضرت ابو بکر اور حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے وسیلے سے مجھے چھوڑ دو۔ پس ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: اس نے ہمیں بہت بڑی قسم دی ہے، لہٰذا اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ وہ دونوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ (المنتظم لابن جوزی، رقم: ۳۰۹۲، ہبۃ اللہ بن سلامۃ، ۱۵/۱۳۸) (شرح الصدور، ص ۲۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَحَبَّت کرنے والے اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں بلکہ ایسے خُوش نصیبوں کو بروزِ جزا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ خاص بھی نصیب ہو گا۔ چُنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا قُرب پانے والا خُوش نصیب

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو شخص میرے صحابہ، اَزواج اور اَہلِ بیت (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اجمعین) سے عقیدت رکھتا ہے، ان میں سے کسی پر طَعن نہیں کرتا اور ان کی مَحَبَّت پر دُنیا سے اِنْتقال کرتا ہے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے دَرَجہ میں ہو گا۔“ (الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم...الخ، ۱/۲۲)

مُحبانِ صحابہ کیلئے نِفاق سے آزادی کی خوشخبری بھی ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ اَحْسَنَ الْقَوْلَ فِیْ اَصْحَابِیْ فَقَدْ بَرِیَٔ مِنَ النِّفَاقِ“ یعنی جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلِّق اچھی بات کہی تو وہ نفاق سے آزاد ہو گیا۔ (الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم...الخ، ۱/۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انگوٹھی پہننے کی سُنّتیں و آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ

اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدَنی پھول" سے انگوٹھی پہننے کی چند سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ ☜ مرد کو سونے کی اَنگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی اَنگوٹھی پہننے سے مَنع فرمایا۔(بخاری، ۴/۶۷، حدیث:۵۸۶۳) ☜ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زَیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔(بہارِ شریعت، ۳/۴۲۸، دُرِّمُختاروردُّ المحتار، ۹/۵۹۸)، ☜ لوہے کی اَنگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔(ترمذی، ۳/۳۰۵، حدیث:۱۷۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلان:

انگوٹھی پہننے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا یہ سُنّتیں اور آداب جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

1 شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت

کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنۡزِلۡہُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھۡلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3] ...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

14 اکتوبر کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان بیرونِ ملک کیلئے

نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک) 14 اکتوبر 2018ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

انگوٹھی پہننے کی سُنّتیں اور آداب

مَرد کیلئے وہی اَنگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی اَنگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زِیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے ناجائز ہے (رَدُّالْمُحتار، ۹/۵۹۷) بِغیر نگینے کی اَنگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ اَنگوٹھی نہیں چھلّا

[1] ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ۔۔۔الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

[2] ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵

ہے، اگر کسی اِسلامی بھائی نے دھات کا کَڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز اَنگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہوئی ہے تو اَبھی اُتار کر تَوبہ کر لیجئے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر بار، مال و اولاد کی حفاظت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق **"گھر بار، مال و اولاد کی حفاظت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ

ترجمہ: اللہ پاک کے نام کی برکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔

(الوظیفۃ الکریمۃ، ص۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۳۶۵، الحدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مدنی انعامات کے رِسالے سے آج کی فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مدنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مدنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فلاں فلاں یا اِتنے مدنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مدنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مدنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مدنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی فکرِ مدینہ) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مدنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مدنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے۔

☆اجتماعی فکرِ مدینہ کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

یومیہ 50 مدنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیح فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) فکرِ مدینہ کی؟ (16) صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ

کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟ (34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟(50)سارادن مدنی حلیہ اپنایا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 مدنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58) پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه

یا اللہ پاک !جو کوئی ، صدقِ دل ، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد